10995 ـ نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت

سوال

میرا سوال امام کے پیچھے صحیح طریقہ پر نماز ادا کرنے کے متعلق ہے اور بالتحدید سورۃ فاتحہ کے متعلق:
1 ـ کیا امام کی جھری قرآت کے وقت ہم پر فرضی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں پست آواز کے ساتھ سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے ؟
2 ـ کیا ہم پر امام کے پیچھے تیسری اور چوتھی رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، یعنی جن رکعتوں میں امام سری قرآت کرتا ہے ؟
یہ سوال اس لیے پیدا ہو کہ ہمارے محلہ کی جماعت اپنی نماز کا طریقہ صحیح کرنا چاہتی ہے، اور اہل محلہ اس سلسلہ میں دو قسم کی رائے رکھتے ہیں:
پہلی رائے یہ ہے کہ: جب امام نماز پڑھا رہا ہے ہو تو ہمیں صرف سننا چاہیے چاہے وہ (پہلی اور دوسری رکعت میں) جھری قرآت کرے یا پھر (تیسری اور چوتھی رکعت میں) سری قرآت کر رہا ہو.
لیکن دوسری رائے کے لوگ کہتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز قبول نہیں ہوتی، چاہے امام جھری قرآت کرے یا سری.
آپ سے میری گزارش ہے کہ اس بارہ میں بیان کریں کہ صحیح کیا ہے، اور اس کے جتنے بھی زیادہ دلائل ہوں دیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

نماز میں سورۃ فاتحہ کی قرآت نماز کے ارکان میں سے ایك رکن ہے، چاہے نمازی امام ہو یا مقتدی، یا منفرد؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جس نے فاتحہ الکتاب نہ پڑھی اس کی کوئی نماز نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (714).

لیکن امام کے پیچھے جھری نمازوں میں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے متعلق علماء کرام کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، اس کی دلیل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمومی فرمان ہے:

" جو شخص فاتحۃ الکتاب نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں "

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلط طریقہ سے نماز ادا کرنے والے صحابی کو نماز سکھائی تو اسے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیا تھا.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کی قرآت فرمایا کرتے تھے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی " فتح الباری " میں کہتے ہیں:

" مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں بغیر کسی قید کے سورۃ فاتحہ پڑھنے کی اجازت ثابت ہے، یہ ان احادیث میں ہے جو امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے جزء القرآۃ میں اور ترمذی، ابن حبان وغیرہ نے درج ذیل حدیث روایت کی ہے:

عن مكحول عن محمود بن الربيع عن عبادة:

مکحول محود بن ربیع سے بیان کرتے ہیں وہ عبادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ:

فجر کی نماز میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآت بوجھل ہو گئی اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا:

لگتا ہے آپ اپنے امام کے پیچھے پڑھتے ہو ؟

تو ہم نے جواب دیا: جی ہاں.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

سورۃ فاتحہ کے علاوہ ایسا نہ کیا کرو، کیونکہ جو اسے (سورۃ فاتحہ) نہیں پڑھتا اس کی نماز ہی نہیں ہوتی " اھـ

دوسرا قول:

امام کی قرآت مقتدی کے لیے ہے: اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے سنو اور خاموش رہو، تا کہ تم پر رحم کیا جائے الاعراف (204).

حافظ ابن حجر کہتے ہيں:

جھری نماز ميں سورۃ فاتحہ ساقط کرنے والوں نے اس حديث " اور جب وہ قرآت کرے تو تم خاموش رہو " سے استدلال کيا ہے جيسا کہ مالکی.

يہ حديث صحيح ہے جسے امام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روايت کيا ہے.

جو سورۃ فاتحہ کے وجوب کے قائل ہيں وہ کہتے ہيں کہ امام جب سورۃ فاتحہ سے فارغ ہو جائے تو کسی دوسری سورۃ کے شروع کرنے سے قبل مقتدی سورۃ فاتحہ پڑھ لے، يا پھر سکتوں کے درميان پڑھی جائے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

" جب امام پڑھے تو خاموشی اختيار کی جائے اور جب امام خاموش ہو تو مقتدی پڑھے " اھـ

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہيں:

امام کے سکتوں سے مراد يہ ہے کہ جو سکتے اور خاموشی سورۃ فاتحہ کی آيات کے درميان اختيار کی جاتی ہے، يا پھر سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد سکتہ ہوتا ہے، اس کے بعد والی سورۃ کے بعد، اور اگر امام خاموش نہيں ہوتا تو علماء کرام کا صحيح قول يہ ہے کہ: مقتدی پر سورۃ فاتحہ پھر بھی پڑھنی واجب ہے، چاہے امام کی قرآت کے دوران ہی پڑھے.

ديکھيں: فتاوی الشيخ ابن باز (11 / 221).

مستقل فتوی کميٹی سے اسی طرح کا سوال کيا گيا تو اس کا جواب تھا:

" اہل علم کے اقوال ميں سے صحيح قول يہی ہے کہ نماز ميں امام، مقتدی اور منفرد پر جھری اور سری نمازوں ميں سورۃ فاتحہ پڑھنی واجب ہے، کيونکہ اس کے دلائل صحيح ہيں، اور يہ فرمان باری تعالی:

اور جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کيا جائے .

يہ عام ہے، اور اسی طرح رسول کريم صلی اللہ عليہ وسلم کا فرمان:

" اور جب وہ قرآن پڑھے تو خاموش رہو "

يہ بھی سورۃ فاتحہ وغيرہ ميں عام ہے، جسے درج ذيل حديث مخصوص کرتی ہے:

" جس نے فاتحۃ الکتاب نہ پڑھی اس کی نماز ہی نہیں "

ثابت شدہ دلائل میں جمع کرتے ہوئے.

اور درج ذیل حدیث:

" جس کا امام ہو تو امام کی قرآت اس کے لیے قرآت ہے "

یہ حدیث ضعیف ہے، اور یہ قول بھی صحیح نہیں کہ: امام کی سورۃ فاتحہ کی قرآت کے بعد مقتدیوں کا آمین کہنا سورۃ فاتحہ کے قائم مقام ہے، اس سلسلہ میں علماء کرام کے اختلاف کو آپس میں بغض و عناد اور تفرقہ و علیحدگی کا باعث بنانا صحیح نہیں، بلکہ آپ کو مزید علم کی تحصیل اور اس پر اطلاع کی ضرورت ہے.

اور جب کوئی شخص کسی امام کی تقلید کرتا جو جھری نمازوں میں مقتدی کے لیے سورۃ فاتحہ کے وجوب کا قائل ہو، اور کچھ دوسرے لوگ کسی ایسے امام کی تقلید کرتے ہیں کہ مقتدی کے لیے جھری نمازوں میں خاموش رہنا واجب ہے، اور اس کے لیے امام کی سورۃ فاتحہ کی قرآت ہی کافی ہے، تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ ایک دوسرے سے دشمنی رکھیں، اور اس بنا پر بغض و عناد پیدا کریں.

جیسا کہ معلوم ہو چکا کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی تو اس میں علماء کرام کے اختلاف کے بارہ میں اپنا سینہ وسیع رکھیں، اور اپنے ذہن کو وسیع رکھیں، اور آپ اللہ تعالی سے حق میں اختلاف سے ہدایت کی دعا کرتے رہیں، یقینا اللہ تعالی سننے والا اور قبول کرنے والا ہے.

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائیں.

واللہ اعلم .